مشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر زندہ مشور محمدؐ | توریت جلا توریہ بخیل ۔ بجیل | گوئیہ صفت و سیرت بہ در نجمہ

منشور محمدی

انجمن چو منزلست از دلبر بر گشتن دور نیست | چو منشور ظلمت زداد جہان | زفضل خدا جیلے مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ازو | بکتج عدم بار مستور شد | دلم گفت نا گہ بگوش چنین | عیان سر خاتم زمیشور شد

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۵ جمادے الاول سنہ ۱۲۳۰ ہجری | جلد ۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جود و زبانین بیکار رہنین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبر جد منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبرؐ صد تف جاے فصیح تجہہ پر
آغاز نے تجہہ سے پایا انجام انجام کو تو نے بخشا اعلام
توجب سے ہی جب سے تو نہین تہا رب سے کوئی رد برد نہین تہا
ای تجہپہ درود اور معطر ہی تیرے اصحاب و آل سب پر
پرچہ ہے اک جیب تمثال منشور محمدی یہ ممتاز
جوبن پر اس کے یہ جوانی اب ختم ہوائی بار ہوان سال
ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال اس چودہ صدیمین تر ہوا آن سال
عاشق کی بجا ہی ناشکیبی ظاہر ہی اسکی دلغتہ بی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن راہب قیس اہل صلبان
آمادہ ہی غیر دین سے رد پر نازان نبی جہت تری مدد پر
امت ہے تیرے یہی نبی میدؐ رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے اہی مومنوای نبی کی پیارے
دیکہو مرے ہمتم کی قسمت حق نے انسی دی ہر کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سنی ہے اسکے ہون گرامی وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی لازم ہی تمکو قدر دانی
ہی تمکو ضرر گر ہو دیندار دل ہیچ سے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن ملنا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مت کو فوزا زر نقد پانے بیجو
زر پاسے بدل وہ مرد دانا کرتا رہے گا مجہے روانا
ہر عشرہ مین سال ہر تمت یکبار حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

خط

مکرم بندہ - تسلیم - ایک خبر فرحت اثر مرسل ہے درج اخبار فرماوین - ایک عورت قوم گوڑن جنی نام مقام بہاکروندی مین اپنی رضا و رغبت سے دین اسلام قبول کیا نام اسکا جمیلن رکہا گیا خدا اس دین کو ترقی اور اس عورت کو نیک ہدایت نصیب کرے آمین -

راقم محمد عبدالرحیم از بہاکروندی

۱۲ فبروری ۹۶ء -

مسٹر حنیف اور حرکت مذبوحی

اخبار نور افشان لودیانہ مطبوعہ ۲۴ جنوری ۹۶ء مین مسٹر حنیف صاحب کی طرف سے ہمارے مضمون معنوان بہ عنوان (رامچندر کے بہائی کے تحریر کا جواب) کی بابت ایک تحریر شایع ہوی ہے تحریر مذکور کا عنوان دیکہہ کر ہم نے خیال کیا تہا کہ شاید اسکے مسٹر حنیف صاحب نے انصاف اور راستی سے کام لیا ہوگا مگر افسوس ہمان کا سہ ہمان آتش کا سا معاملہ نظر آیا بجاے اصل جواب کے طعنون مہنون سے کام لیا ہے بات تو جب تہی کہ ہمارے مضمون کا مدلل جواب دیتے نہ یہ کہ طعنون مہنون اور پورانی گپت پر کفایت کی جاتی - بجاے اس فضول تحریر کے اگر کسیقدر جواب لکہتے تو ناظرین کو معلوم ہی ہوتا کہ حق کس کی جانب ہے ای ناظرین اخبار منشور محمدی اگر آپ مسٹر حنیف صاحب کے تحریر مذکور کو نظر غور اور انصاف سے دیکہینگے تو آپ کو یہ بات معلوم ہو جاویگی کہ مسٹر موصوف جواب باصواب سے عاری اور معذور

رہے اور بادربون کے طرح عذر فضول اور امر لاطایل کو بیچ مین لاتی ہین بہلا ان بت کنڈون کو کون نہین جانتا اب بات تب ہی بنی گی جب خود بدولت معقول جواب دی لین گے - اگرچہ مسٹر حنیف صاحب کی تحریر مذکور محض فضول اور لغو ہے مگر اس قول پر عمل کرکے کہ جہوٹے کو اس کے گہر تک پہنچانا چاہیے - کچہ لکہا جاتا ہے - ہم امید کرتے ہین کہ اب مسٹر حنیف صاحب خم ٹہونک کر اپنی ادعا کے اثبات کی کوشش کرینگے

مسٹر حنیف ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہین کہ قطع نظر اور بیشمار براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے جن سے حضرت عیسیٰ کی الوہیت بدرجہ اتم ثابت ہو سکتی ہے ہم صرف خداوند عیسیٰ کے زبان کے دو فقرونسے جو کہ حواریون نے بعینہ و بجنسہ نقل کر دئے اور جو کہ الہامی ہین اوس قدوس و مبارک ابن اللہ کے الوہیت ثابت کرتے ہین (چنانچہ ایک دفعہ نور افشان مین یہ کربہی دکہایا) اور چونکہ قرآن جو کہ چھ سو سال بعد آیا اور اتنی دیر بعد آنے اس جلیل اور محمود ابن اللہ کے الوہیت کی تردید کرتا ہے اس لئے ادنی عقل کا آدمی بہی سمجہہ سکتا ہے کہ قرآن الہامی نہین کیونکہ اگر وہ ان الہامی کلمون سے جو کہ خداوند عیسی مسیح کی زبان سے صادر ہوی اور جن کو حواریون نے بعینہ و بجنسہ نقل کر دیا اور جو کہ الہامی ہین مان قرآن ان الہامی کلمون کی تردید کرتا ہے) اس سے خود ہی بموجب مسلمات میان آلہ دیا صاحب مردود ٹہہرتا ہے -

پولوسی یا رشا باش دروغ گویم قرار دہے تو۔
الوہیت مسیح کا ثبوت براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ
سے کرتی ہین معلوم نہین اون براہین اور دلائل سے
اظہار اور بیان کو کس موقع کے واسطے محفوظ کر رکھا
ہے اگر کوئی دلیل اور برہان بیان کی ہوتی تو ہمکو
بھی اوسکا زور معلوم ہو جاتا آجتک تو ہم بصد شوق
اس امر کے منتظر ہی رہے کہ کوئی پولوسی مذہب والا
براہین اور دلائل سے مسیح کی الوہیت کو ثابت
کر دکھاے مگر ہنوز ہمارے سامہنے تو کوئی ایسا
عیسائی نہ آیا جو اس بیڑہ کو اٹھاے دلائل سے
ثابت کرنا تو درکنار عیسائیون کے پورانے پادری
مسٹر فنڈر صاحب مسیح کے الوہیت کے سمجھانے کو
بھی انسانی طاقت سے باہر سمجھتے رہے خیر مضی مامضی
اب اگر مسٹر حنیف صاحب کو کچھ حوصلہ ہے تو بسم اللہ
ہمین گو ہمین میدان جن براہین اور دلائل کو وہ
اپنے ذہن مین مسیح کے الوہیت کے ثابت کرنے کے
واسطے کافی اور مضبوط سمجھے ہوے ہین اون کو
ذرا شرح وبسط سے بیان کرین پھر مسیح کے الوہیت کی
قلعی کھل جاویگی۔ افسوس براہین قاطعہ اور دلائل
ساطعہ سے دلیل تو ایک بھی بیان کر سکے دل ہی دل
مین یہ نتیجہ قایم کر لیا کہ بدرجہ اتم ثابت ہو سکتی ہے
مصرع ۔ ازین عقل و دانش بباید گریست ۔ مزا تو جب
تھا کہ اون دلائل سے کوئی دلیل بیان کر کے الوہیت
مسیح کو ثابت کرتے ہوئی تیتر اور دانا دانائی اور
دور اندیشی کا کام نہین ہے جہان انگلش پچو اور

الفاظ لکھ مارے تھے دلائل سے بھی کچھ لکھدیا ہوتا
اگر صداقت اور اثبات الوہیت مسیح کا کچھ دعوی ہے
تو اب براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے سلسلہ کو
بالتفصیل شروع کر دیجئے۔ پھر دیکھئے کہ مسیح کی مصنوعی
اور فرضی الوہیت کے کیسے دھجیان اوڑتی ہین۔
ناظرین معلوم کر لین گے کہ مسیح نعوذ باللہ خدا یا خدا
کا بیٹا ہے کہ یا یوسف کا بیٹا ہے۔ مگر یاد رہے کہ جو
براہین اور دلائل بیان کیجئے گا قاطعہ اور ساطعہ
ہون نری زنبلیات نہون۔ ایسے قاطعہ اور ساطعہ
دلائل اور براہین کے معرض بیان اور تحریر مین لانے
کے واسطے ہماری طرف سے آپ کو چار ہفتہ کی مہلت
ہے اگر اس عرصہ مین آپ نے دلائل اور براہین قاطعہ
اور ساطعہ بیان نہ کین تو سمجھا جائے گا کہ دل سے
پیٹ کے طرح آپکا دل و دماغ بھی خالی ہے مشت سے
خوش کرنے کے واسطے ہی آپ شتاب لکھدیا جاتا
ہے اصل مین کچھ نہین مگر پھر ہم یاد دلاے دیتی ہین
کہ دلائل اور براہین قاطعہ اور ساطعہ ہون اگر ایسا
نہ ہوا تو استقرار دگری مین کوئی شک نہین۔
آپ کا یہ فرمانا کہ ہم صرف خداوند عیسی کے زبان سے ہی
فقرون سے الوہیت ثابت کرتے ہین ایک فضول
اور کم زور امر کی پیروی کرنا ہے افسوس جس پرچہ
مین آپنے مسیح کے فقرون سے اوسکی الوہیت
کو ثابت کیا وہ میرے پاس نہین رہا اگر ہوتا تو
آپ کے زور کو دیکھا جاتا خیر اب کیا بگڑا ہے آپ
مکرر میری خاطر تکلیف فرما کر ان فقرون کو معہ دلائل

کہہ بیجے پہر دیکھیے کہ کیا علمی کہلتی ہے مگر مہربانی فرماکر
ان فقرون کو ایسی انجیل سے نقل کیجیے گا کہ جو شرایط
مندرجہ ذیل سے مطابق ہو۔ (اول) انجیل محولہ ایسی
ہو کہ جسکو عیسائیون کے تمام فرقے الہامی سمجھتے ہون
(دوم) وہ سمین غیر الہامی کلام مخلوط نہ ہو۔
(سوم) اوسکو سند متصل حاصل ہو۔
(چہارم) وہ ایسی انجیل ہو کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام
کے زمانہ مین ظہور یا ثبوت مین منضبطہ کی گئی اور
لکہی گئی ہو۔ فقرون کے حیثیت کے بابت تو پیچھے
بحث کیجاویگی۔ اب مین مختصراً آپ کو ان چارون
شرایط کے ضرورت جتلاتا ہون تاکہ آپ کو بروقت
جواب ملحوظ رہین پہلی شرط اس واسطے ضروری
ہے کہ اگر آپ کسی ایسی انجیل سے فقرات مثبت الوہیت
مسیح۔ لکہینگے کہ جو تمام عیسائی فرقون کے نزدیک
بالاتفاق الہامی نہ ہوگے تو ان فقرات سے دفتر
اور مصداقت مین فرق آجائے گا۔
دوسری شرط کا ملحوظ رکہنا اسلئے لازم ہے کہ
اگر دسمین غیر الہامی کلام مخلوط ہوگا تو یہہ دقت
پیش آئیگی کہ الہامی اور غیر الہامی کلام مین مابہ الامتیاز
پیدا نہ ہوگا۔
تیسری شرط کی پابندی اس لئے واجب ہے کہ اگر اُس انجیل
کو سند متصل حاصل نہ ہوگی تو مخالف کب تسلیم کریگا
چوتہی شرط کا پورا کرنا اس لحاظ سے ضروری ہے
کہ جب حضرت مسیح کے پاس زمانہ نبوت مین انجیل کا
ہونا ثابت نہ ہوگا تو ہم دوسری انجیل سے فقرات

پر جو بعد از صعود مسیح علیہ السلام لکہی گئی ہو کب
اعتبار اور یقین کرینگے۔ اگر ان ضروری شرایط
کو ملحوظ رکہہ کر مسٹر حنیف صاحب نے فقرات مذکور
کو پیش نہ کیا تو ہمکو صاف طور پر کہنا پڑے گا کہ
عیسائیون کے پاس صحیح انجیل کوئی نہین ہے۔
جب صحیح انجیل نہ ہوی تو فقرات مثبت الوہیت کا
کیا اعتبار۔
آپ کا قرآن کو اس واسطے غیر الہامی قرار دینا
کہ اوس نے چہہ سو سال بعد اگر مسئلہ کفر اور اصول
ارتداد یعنے الوہیت مسیح کی تصدیق نہین کی اپنے
عاقبت کو سنوارنا ہے آپ سے کہنے پر کیا منحصر ہے
قرآن کہلی بند اصول ارتداد باعث کفر و الحاد
الوہیت مسیح سے تردید اور تکذیب کرتا ہے جسکی
فرمان قابل لاذعان کو عاشقان توحید اور
شیدایان کلمۃ الحق نے بدل و جان قبول کرکر
الوہیت مسیح کے ایسے دیوانے اور آدمی ہین کہ کالی
گورے پادریون کی ہوش اوڑ گئی ہے کیا یوسف
کے بیٹے سے یہ کلمے کہ نعوذ باللہ مین خدا یا خدا کا
بیٹا ہون الہامی ہین اگر انہین کلمون کو الہامی
کہا جاتا ہے تو معلوم نہین کہ کفر و الحاد کس جانور
کا نام ہے۔ توبہ توبہ بیچارے نیک بخت مسیح
کا کیا مقدور و یارا تہا کہ جناب صمدیت مآب سے
درگاہ معلے مین ایسے اوباشانہ کلمے اطلاق کرے
یہ تو سب کچہ پولوس کے کہیل ہین۔
مسٹر حنیف صاحب قرآن ہی ان مردود کلمات کی تکذیب

اور تردید نہین کرتا عہد عتیق اور خود انجیل ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ الہامی کلمات نہین ہین سارا عہد عتیق ان کلمون کے مخالفت پر زور دیرہا ہے کوئی ایک آدہ ورس تو دکہاے کہ جس سے بالتصریح ان کلمون کی تصدیق ہوتی ہو عہد عتیق کو جانے دیجئے حسب شرایط مذکورہ بالا کسی انجیل سے ہی اس کفر سے مسئلہ کو بالتصریح ثابت کر دیجئے۔ بہتی مسٹر حنیف آپ کو باب بینے روح القدس سے قسم الوہیت مسیح کو دلائل قاطعہ اور حسب شرائط مذکورہ بالا ثابت کرکے چہوڑے گا میان الہ دیا صاحب کو ذرا الگ رہنے دو آؤ ہم دونون فیصلہ کرلین۔

مسٹر حنیف ہم یہ مضمون کچہ ان سے جواب مین شایع نہین کرتے اون سے کوئی اور سمجہہ لیگا یا اگر موقعہ ہوا تو ہم ہی دیکہہ لین گے کیونکہ اونہون نے جابجا ہم کو ہی مخاطب کیا ہے مگر الحال صرف اک امر کا ذکر کرنا ضروریات سے ہے کہ یہ کیا اور ایسے تیس ۳۰ الہامی مضمون ہی ہمارے متذکرہ بالا دعوی کو رد نہین کرسکتے کہ بموجب مسلمات میان الہ دیا صاحب مسیح ابن اللہ اور خود اللہ تہا اور قرآن اوسکی تردید کرنے سے آپ ہی اپنی ہی خلاف شہادت دیتا ہے اگر کسی صاحب کو اس امر مین کلام ہو تو بسم اللہ۔

پورانہ یار اچہا مسٹر یہ مضمون ہماری جواب مین نہ سہی حرکت مذبوحی یا عذر فضول تو سہی۔ اور اون کو کیون تکلیف دیتے ہو مسٹر نازک مزاج پورانے یارون سے آپ ہی سلجہئے۔ جب آپ دلائل قاطعہ سے الوہیت مسیح کو ثابت کردین گے تو پہر یہ بات منہ سے نکالنا کہ ہماری مضمون کو کوئی رد نہین کرسکتا اب بڑی بات چہوٹے منہ کا مقولہ صادق آتا ہے ذرا ہوش سنبہالئے میان الہ دیا صاحب کے مسلمات سے مسیح کا ابن اللہ یا اللہ ہونا ثابت نہین ہوتا بلکہ اوسکی دہجیان اوڑتے ہین۔ کسی صاحب کو کیا سارے دانا دین اور دین دارون کو اس مسئلہ کفر والحاد مین کلام ہے آپ تو کہتے ہی کہین گے ہم کہتے ہین سو دفعہ بسم اللہ ذرا اس امر یعنے مسیح کے الوہیت کے براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ تو بیان فرمایئے ہم دیکہین کہ آپ کس سرمایہ کے آدمی ہین اوپر کے جملون مین آپ کو چار ہفتے کی مہلت دی گئی ہے اس موقعہ پر ہی مین آپ کو مکرر یاد دلاتا ہون کہ برائے خدا ضرور اس مضمون پر کچہ لکہئے۔ یاد آیا کہ پادری فنڈر صاحب کے نیچے کے جملون کو قبل از تحریر کے نظر غور سے دیکہہ لینا "ہم اس علاقہ کے کم وکیف کے بابت جو اون سے بدون سنے ہوا کچہ نہین کہہ سکتے اسلئے یہ بہیدا انجیل مین بیان نہین ہوا" یہ بات عقل سے باہر ہے۔"

مسٹر حنیف آپ ہی نکلے اور اپنے ساتہ ایک بیشمار نادیدنی فرشتون کے جماعت بہی ساتہ لائے اور مضمون مذکورہ بالا پر جو کچہ کہنا ہو ذرا تحکم ہوکے کہدیجئے۔

پورانہ یار حاضر جناب نادیدنی فرشتون کے جماعت سے تو واقف نہین ہون۔ مگر شفاستدوالے جماعت

ساتھ آپا پاہون انشاء اللہ الوہیت کے فرضی کھیل کو نیست و نابود کردون گا۔ مجھ سے کیون کہلواتے ہو آپ ہی جو کچھ کہنا ہو کہہ دیجئے۔ پھر دیکھئے گا کہ کہان تک پہنچاتا ہون مگر دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے جلد کو بہول نجانا۔

بخدا جلد توجہ فرماے اور دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے روئے زیبا کا درشن کراے آپ کا پورانا یار سخت قلق و اضطراب مین ہے۔

راقم آپ کا پورانا یار۔ ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء

بقیہ مضمون
بجواب رسالہ دین حق کی تحقیق

قولہ جانا چاہئے کہ اور صفتون کی سواے یہ آٹھہ صفتین سچی خدا کی ہین جنمین کسیکو شک نہین اور اس بات کو بہی سب مان لیتے ہین کہ جس مذہب یا کتاب مین ان صفتون کا اثبات نہو وہ ہرگز خدا کی طرف سے نہین۔

اقول جانا چاہئے کہ مصنف رسالہ دین حق کی تحقیق سے براہ مغالطہ عوام کالانعام اس مقام پر طریق حق اختیار کیا ہے نفس الامر مین یہ حضرت اور ان کی گروہ گنبال راہ ران کی کتاب ان صفات کی جیسے قائل ہین ناظرین باتمکین کو بہ ملاحظہ تقریر بالا بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا اب ہم کو طالب حق بلا تعصب منصف مزاج سے امید قوی ہے کہ ان صفات ہشت اسماء الٰہی مقبولہ پادری صاحب سے جن کو وہ اپنے زعم ناقص مین حقیقت مذہب مسیحی پر استدلال مین لاتی ہین مقابلہ کرلے کہ آیا وجود ان صفات کا مذہب حقہ اسلام مین پایا جاتا ہے یا نصاری مین۔

قولہ دوسرے دین حق مین آدمی اور دنیا کی پیدائش اور پیدائش کی وجہ کا جو کچھ ذکر ہو تو ایسے طور پر کہ اوسمین خدا کی صفتین اور اسکی بزرگیان ظاہر ہون مثلاً ان دو باتون مین۔

۱۔ آدمی اور دنیا کی پیدائش کی بیان مین۔

۲۔ اسباب کی بیان مین کہ آدمی کو کسواسطہ پیدا کیا۔

اقول توریت و اناجیل محرفہ جن کو مصنف رسالہ ہذا نے کتب آسمانی بلا تحریف و تبدیل اپنی زعم فاسد مین سمجھہ رکھا ہے اوسمین تو ذکر پیدائش سے کسی جگہہ بہی اوس قادر مطلق کی قدرت اور اوس ذوالجلال کا جلال نہین پایا جاتا بلکہ مطلقاً تحقیر و مذمت و شقاوت معاذ اللہ ٹپکتی ہے کہ جس سے کوئی عالم و فاضل کیا جاہل بہی اوس کو خدا نہین سمجھہ سکتا اور وہ خود لایق خدائی نہین ہوسکتا ایسے ایسی صفات ذمیمہ سے تمام وثایق جدید و کہنہ بہری ہوی ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے لیکن ہم بالاجمال کچھہ تہوڑا ہی مشتے نمونہ از خروارے نقل کرتے ہین اور علماء مسیحی کی طرف سے تنزل سے ناظرین کو منادی کرتے ہین کہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

پیدائش ۱ باب ۲۶۔ تب خدا نے کہا ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناوین۔ ۲۷۔ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ معلوم ہوا کہ

انسان صورتاً اور سیرتاً خدا کی مانند ہے کیونکہ آیۂ ۲۶ مین دونون اقسام کا ذکر ہے ہم شباہت ظاہری و ہم سیرت باطنی۔ الفاظ صورت و مانند کی علیحدہ علیحدہ قرینہ سے پکار پکار کہہ رہے ہین۔ کہ ظاہر و باطن مین انسان خدا کی مانند ہے پس مشتاقان جمال آلہی کو مژدہ ہو کہ جسنے خدا کو ندیکہا ہو وہ حضرت انسان کو دیکھہ کر خدا کی صورت و صفات پر خیال کرے اور متامل ہو کہ جو اوصاف و شمائل حضرت انسان مین ہین وہی بعینہٖ خدا مین ہونگی اور جو کچہ نیک و بد انسان کرتا ہے خدا بہی ضرور کرتا ہوگا کیونکہ انسان خدا کی نظیر ہے نظیر اور اسکی اصل مین کچہ فرق نہین ہوتا اور اگر یون کہئے کہ نقل بعض اوقات مطابق اصل کی نہین ہوتی تو اوسکا جواب یہ ہوگا کہ جو کچہ صفات حمیدہ اور اطوار ذمیمہ انسان مین پائی جاتی ہین وہ معاذ اللہ خدا مین بدرجہ اولیٰ ہون گے کیونکہ یہ نقل ہے اور وہ اصل۔ ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔ پہر ایک اور بات قابل غور ہے کہ انسان برائی اعمال بد دوزخ مین ڈالا جاویگا تو خدا کو کیونکر گوارا ہوگا کہ نعوذ باللہ۔ اوسکی صورت و شبیہ تہتک حرمت تو کیا اقسام کی عذاب پاوے فرض کرو کہ اگر یہود جو دشمن حضرت مسیح علیہ السلام ہین اونکی صورت بنا دین اور اگرچہ یہ تصویر بہمہ وجوہ شبیہ تر بہ عیسے علیہ السلام نہوتا ہم اونکا نام لین اور کچہ بے ادبی کرین تو کیا واعیان مذہب مسیح علیہ السلام کو یہ بات اچہی معلوم ہوگی پہر کیا وجہ ہے کہ خدائے عظیم کو یہان پر اپنی عظمت و جلالت پر نظر نہین۔

آگے چلئے پیدایش ۲ باب ۹ باغکی بیچون بیچ حیات کی درخت اور نیک و بد کی پہچان کی درخت کو اوگایا۔

۱۵ خدا نے آدم کو لیکے باغ عدن مین رکہا کہ اوسکی باغبانی اور نگہبانی کرے۔ ۱۶ خداوند خدا نے آدم کو حکم دیکر کہا کہ تو باغ کی ہر درخت کا پہل کہایا کر ۱۷ لیکن نیک و بد کے پہچان کی درخت کا نہ کہانا کیونکہ جسدن تو اسے کہائیگا مر جائیگا۔

یہان سے ظاہر ہے کہ خدا نے نیک و بد کی شناخت کی درخت کو پیدا کیا مگر حفاظت جیسے چاہئے ویسی نکر سکا اور ایسے شخص کو محافظ کیا جو خود خائن تھا چنانچہ اگلی آیتون سے معلوم ہوجاویگا اگر خدا کو معاذ اللہ اوسکی خیانت کا علم ہوتا تو جیسا کہ اگلی آیتون کی سیاق عبارت سے ظاہر ہے کبہی اوسکو محافظ نہ کرتا اگرچہ معاذ اللہ خدا نے اپنی مال کی حفاظت کے لئے جہوٹ بہی بولا مگر کچہ پیش نگئی کس لئے کہ سانپ نے حضرت حوا کو اس جہوٹ اور فریب سے آگاہ کردیا کہ تم نہ مروگے چنانچہ ایسا ہی ہوا افسوس کہ معاذ اللہ خدا کے فطرت اور ارادہ سے خدا کو واقفیت نہوئی ورنہ کوئی اور تجویز ہوتی۔ اعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس۔

اب اور آگے چلئے کہ جب اس باغبان یعنے حضرت

آدم علیہ السلام نے نیک و بد کی پہچان کی درخت
سے جسکو خدا نے موت کا درخت بتلایا تہا کچہ کہا لیا
اور اسکی آنکہین کہل گئین یعنے بُری بہلی کی تمیز ہوگئی
اور اس تمیز مین ایک دوسرے خدا ہوگئی تو جیسے
دودہ کا جلا پہونک پہونک قدم رکہتا ہے اب
حیات سے درخت کی فکر ہوئی دیکہو اسی باب کی
۲۲ آیت ۔ اور خداوند خدا نے کہا دیکہو کہ انسان
نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے ایک کے مانند
ہوگیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتہ بڑہا وے اور
حیات کی درخت سے بہی کچہ لیوے اور کہا وے
اور ہمیشہ جیتا رہے ۔ ۲۳ ۔ اس لئے خداوند خدا
نے اوسکو باغ عدن سے باہر کر دیا ۔ ۲۴ ۔ چنانچہ
اوس نے آدم کو نکالدیا اور باغ عدن کی پورب
کی طرف کروبیون کو چمکتی تلوار کے سات جو
چارون طرف پہرتی تہی مقرر کیا کہ درخت حیات
کی راہ کی نگہبانی کرین ۔ ظاہر ہے کہ خدا کو معاذ اللہ
اگر آدم کی خیانت کا علم ہوتا تو کبہی ان کو نگہبان
باغ عدن کا نہ کرتا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ نعوذ باللہ
خدا واحد نہین اگر واحد ہوتا تو یون نہ کہتا کہ آدم
ہم مین سے ایک کے مانند ہوگیا یعنے منجملہ ہم کئے خداؤن
کے معاذ اللہ ایک اور خدا ہوگیا ۔ اعوذ باللہ
من ہذہ الاعتقاد والکلام ۔ ایک بات اور قابل
التفات ہے ناظرین گہبرا نہ جائین تامل سے ملاحظہ
فرمائین کہ اگر آدم علیہ السلام چند روز اور باغ
عدن مین رہتے اور وہان کا پانی کہا کر زندہ رہتے تو ضرور

خدا کی سارہی خدائی چہین لیتے اور خود مختار خدا
بن بیٹہتے ۔ پہر خدا کیا کر سکتا تہا بادشاہ دہلی سا
حال ہوجاتا ۔ خیر یہ ہوی کہ آدم علیہ السلام سے زبان
سے یہ کلمہ نکل گیا ۔ کہ مین ننگا ہون العیاذ باللہ
الامان الامان خدای اسیکا نام ہی اور اسی اقسام
کے اذکار و عقاید سے اوسکی بزرگی ظاہر ہوتی ہی
اور لیجئے پیدایش کی ۶ باب کی ۵ و ۶ آیت سے جو
سابق مذکور ہوئین اور نیز سانوین آیت سے جو
ذیل مین درج ہے معلوم ہوا کہ خدا انسان کو پیدا
کرکے پچہتایا ۔ ۷ ۔ اور خداوند نے کہا کہ مین انسان
کو جسے مین نے پیدا کیا روے زمین پر سے مٹا ڈالونگا
انسان کو اور حیوان کو بہی اور کیڑے مکوڑے
اور آسمان کے پرندون تک کیونکہ مین ان کے
بنانے سے پچہتاتا ہون ۔ ان آیات کو مین کیا کوئی
بہت دور ہم سوے اسکے دوسری تاویل کر سکتا ہے
کہ معاذ اللہ خدا کو علم نہ تہا کہ انسان ایسا ہوگا
یا ان جب اسکی بری اطوار ظہور مین آئی تو پہر خدا کو
اپنی دوسری مخلوق کا بہی اعتبار نہ رہا بہ قول علامہ
شیرازی ؎ چو از قومی یکی بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ۔ مگر تعجب یہ ہی کہ حیوان و
چرند و پرند تو (اقسام) اقوام انسان سے نہی فہمایہ
خدا نے غلطی سے معاذ اللہ غیر جنس کو ہم جنس سمجہا
ہو اور گنہگار کے شامل حال غیر گنہ والون کو
کر دیا عادل اور عالم الغیب کی یہی صفت ہے ۔
کیا مجال ہی علماء مسیحی کی کہ خادمان دین اسلام کی

روبرو دوم مارسکین یہ معجزہ ہے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔
اگر ظلمت وجہالت خدا سے مصنف رسالہ ہذا صاف انکار
کر دیتا تو اوسکی لئے اس فضیحتی سے بہتر تہا۔
اور لو پیدایش کی دوسری باب کی دوسری اور
تیسری آیات مین مصرح ہے اور تمام نصاری اسی عقیدہ
واہیہ کی پابند ہین کہ خدا نے بعد فراغ ہم پیدایش سات دن
دن آرام کیا۔ اور پر ظاہر ہے کہ آرام بعد تکلیف اور
مشقت کے حاصل ہوتا ہے تو کیا معاذ اللہ خدا بہی تہک جاتا
ہے سبحان اللہ کیا قدرت ہے اوس حکیم علی الاطلاق
کی کہ تمام دانایان فرنگ عقل کے پتلے بسبب شامت انکار
حضرت ختمیت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا و نفسانی
اور وساوس شیطانی مین کیسے نادان اور گرفتار ہورہے
ہین کہ خدا کو انسان ضعیف الخلقت کی برابر بہی نہین سمجہتے
کہ روز و شب تمام آدمی اپنی معمولی و زاید کار و بار
کرتی ہین اور نہین تہکتے اور خدا عظیم کہ ان سب عیوب
اور عوارض جسمانی سے مبرا ہی تہک جاوے ہذا شئی
عجاب فاعتبروا یا اولی الابصار۔
اب ذرا اپنی ہٹ کی کہولو اور منہہ سے بولو کہ دین اسلام
پر کہ تتمہ ادیان حق اور خلاصۂ ظہور قدرت (حق) قادر
مطلق ہے طعنہ زنی کرنا وہی مثل رکہتا ہی کہ نہین جو کہ
یہود کو حضرت مسیح علیہ السلام سے ہے۔ یہ تو ہم نے آپکو
عین عدیم الفرصتی مین دثیقہ قدیم کی ایک دو ورق
گردانی کرکے متنبہ کر دیا ہے ورنہ تمام بیبل ایسی ایسی
خرخرفات لایعنی سے بہری ہوی ہین۔ عاقل کو اشارہ
دانی ہے اور نادان کو دفتر کافی نہین۔ قرآن مجید مین
کر مجموعہ صحایف پیشین ہے خدائے قدیر فرماتا ہے۔ وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اور نیز ہر اک عالم و
فاضل ملکہ چلہل تک اہل اسلام سے یہی عقیدہ رکہتا ہے
کہ مقصود تخلیق جن وانس سے یہی ہے کہ خالصتہ للہ
خدائے واحد کی عبادت کرین اور اوسکی مخلوقات و مجانبات
صنایع و بدایع کو بچشم غور دیکہہ کر اظہار و تیقن قدرت
خدا کرین پہر نہ معلوم اس عقل سے دشمن مصنف رسالہ
دین حق کی تحقیق نے کہان سے دوسری بات نکالی اسکی
رسالہ کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنی مذہب
کے فروع و اصول سے بہی مطلق واقفیت نہین رکہتا یا دت
احادیث اوا علی درجات کی علوم و اسرار الٰہی سے ہین
سلیس عبارت اردو مین بول چال اور صحت الفاظی اس
شخص سے کوسون دور ہے جو شخص اسکی خرخرفات لایعنی
کو ملاحظہ کرے تو معلوم ہووے کہ کیسا عالم اور محقق ہے اگر جا
اس رسالہ مین الف کو عین سے اور عین کو الف سے ض
کو ظ سے اور ز سے مختلط کر رکہا ہے اسپر سنی سنائی
آیات و احادیث کی تاویلات خلاف تفاسیر و عقاید
اہل اسلام ایسے ایسے دور از عقل بعید از قیاس کی ہین
کہ اگر ناظرین رسالہ مذکورہ تہوڑا سا بہی علم کتب تفاسیر
و احادیث و عقاید اسلام سے رکہتی ہون گے تو فورا
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا تحفہ اوس کو ہدیہ کرین گے
چونکہ منشور محمدی کے مشرق پرچون مین عموما اور
کیتب رو نصاری مین خصوصا ہمارے برادران ایمانی
(نے) بڑی دھوم دھام سے جواب ان تاویلات کا جو

کا دیچکے ہین - اس لئے ہم نے اوس سے قطع نظر کرکے صرف
انہین مسلم نشانون مقبول پادری صاحب سے جن سے وہ دین
محمدی کی آزمایش کرتے تھے دین مسیحی کی آزمایش کی
ہی اگر مصنف اسکا کہین زندہ ہی تو وہ خود متوجہ ہمارے
طرف ہووے اور ہم کو جواب دے اور اگر مرگیا تو الحمد للہ
عوام اوس کے شر سے بچے اب جو کوئی اوسکا جانگی خوار
اور جانشین ہووے اپنی گرد گنہاں کی پگڑی کو سر سے
باندہی اور اگر خوف خدا ہے تو صدق دل سے پیغمبر
عرب صلعم جنکی بشارتین توریت و اناجیل مروجہ حال مین
آجتک درج ہین ایمان لاوین و ماعلینا الا البلاغ -
قولہ تیسری دین حق مین اوسکا بیان چاہیے کہ خدا
اور آدمیون کے بیچ کیا علاقہ ہے اوسمین دو باتین ہین
پہلی یہ کہ خدا آدمی سے کیا علاقہ رکہتا ہے آیا وہ اوسکا
خالق و پروردگار ہے اور اسپر اور تمام دنیا پر حکومت
اور اختیار رکہتا ہے یا نہین - اور اگر وہ سب کا خالق و
حاکم ہے تو اوس نے کچہ احکام بہی ضرور فرمائی ہون گے
کہ آدمی کو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیے -
اقول اس کی نسبت خود اسی کرزاب نے متعلق اسی
باب کے اسی رسالہ کے صفحہ ۵۰ پر نسبت اہل اسلام
کی اقرار کیا ہے جسکی عبارت ذیل مین درج کرتے ہین
دین حق کی تحقیق صفحہ ۵ باب ۳ قرآن و حدیث داہل
اسلام کے عقیدہ کے موافق خدا ایک ہے اور وہی سبکا
خالق و پروردگار و خداوند ہے اور اسی نے ابتدا سے
علم مین اپنی رضا کے موافق آدمیکی پیدایش اور فعل
زندگی موت اور عاقبت کا انجام مقرر کرکے ہر ایک کی

قسمت مین لکہا ایسا کہ آدمی اوسکے براہ و برجا نہین سکتا
تو بہی اوس نے آدمی کو شریعت دی الخ -
واہ سبحان اللہ آپ بہی عجب آدمی ہین کہ خود ہی
اعتراض کرین اور خود ہی جواب دین مصرعہ
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری
مگر مین نے ہی غلط سمجہا آپ کا اعتراض درست ہی
کہ آپ خدا کو خالق یکتا نہین جانتے آپ تو تثلیث کی
قایل ہین اسلام والون پر تمہارا طعن بجا ہے کہ یہ
برخلاف مسئلہ خبیث تثلیث کی خدا کو ایک سمجہتے
ہین اور آپ لوگون کا اعتقاد ہے کہ خدا بندون کو
بدی کی طرف مائل رکہتا ہے اور نیکی کی طرف مایل
نہین کرتا اور بہتون کو خاص اسی واسطے خدا نے
پیدا کیا کہ اون سے گناہ کروائے اور پہر ان کو گناہ
کی سزا مین ماری - اگر اب تم اس عقیدہ کے منکر
ہوگئے تو ہم توریت کی آیت کا تازیانہ جہوٹون کے
چوتڑون پر تڑاتڑی سے لگادینگے -
خروج ۷ باب ۱۳ اور اوس نے فرعون کی دل کو
سخت کردیا - ۹ باب ۱۲ - خداوند نے فرعون
کے دل کو سخت کردیا - اور فرعون سے مخاطب ہوکر
فرماتا ہے - ۱۵ ر - اور اب مین اپنا ہاتہ بڑہاؤنگا
اور تجہے اور تیری رعیت کو وبا سے ماروں گا
اور تو زمین پر سے ہلاک ہوگا - ۱۶ اور مین نے
تجہے فی الحقیقت اسی لئے برپا کیا ہے - ۱۰ باب ۱
مین نے اسکی دل کو اور اوسکی نوکرون کی دل
کو سخت کردیا ہے - ۲۰ خداوند نے فرعون کے دل کو

سخت کردیا - ۲۷ لیکن خداوند نے فرعون کی دل کو
سخت کردیا۔
اور اہل اسلام شریعت و احکام خدا کی پابند ہین اور
تم منکر اور شریعت کے چور چنانچہ پولوس تمہارا بڑا
پیشوا قدیمی دشمن حضرت مسیح علیہ السلام کا جس نے
صدہا پیروان مسیح کو ناحق قتل کیا اور ہمیشہ سے منکر
حضرت مسیح و احکام خدا رہا ہے کہتا ہے - رومیون
۳ باب ۲۰ اور کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے
راست باز نہ ٹہریگا کیونکہ شریعت سے وسیلہ سے گناہ
کی پہچان ہی ہے - واہ کیا اچھی دلیل ہے شریعت کا انکار
اور خدا کی بات پر حاشیہ چڑہاتا ہے اب ہم پوچھتے
ہین کہ کیا شریعت مین گناہ کی شناخت ہوتی
ہے صفات خدا اور اعمال نیک اور احکام خدا کا بیان
نہین ہے اور کیا گناہ و طاعت کی تمیز سے اور شریعت
پر عمل کرنے سے آدمی جہوٹا اور گمراہ ہوگا -
یارب یہ عیسائی کیسے نافرمان اور ناحق شناس ہین
کہ جو لوگ پہلے شریعت موسوی پر عمل کرتے تہے اور
اب تیرے حبیب خاتم الانبیا کی شریعت پر عمل کرتے ہین
اور حضرت مسیح علیہ السلام کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ
بلاشبہ سمجھتے ہین یہ ان کو اولٹا برا کہتے ہین اور
تیری شریعت کی تعلیم اور تعمیل کو غیر راستبازی
سمجھتے ہین اور خود اچھے بنتے ہین لمولفہ

یارب یہ خر مسیح کیا کیا سمجھے
اچھے کو برا برے کو اچھا سمجھے
ہم اسکے سوا اور نہین کہتے کچھ

پس تجکو خدا اوذر سمجھے

قولہ اور گناہ و طاعت مین کیا فرق ہے سو احکام
کون ہین -
اقول گناہ و طاعت کا فرق شریعت سے معلوم ہوتا
ہے آدمی اپنی علم و عقل سے اسکا فرق نہین معلوم کرسکتا
کیا محکوم کسی حاکم کی حکم کو خود اپنی طبیعت سے تہرالیگا
سو تم منکر شریعت ہو تم کو گناہ و طاعت کی تفریق کیونکر
سمجھا دین - اور سوا اسکے تمہاری زعم مین خدا کی
احکام نہ ماننا اور اسکی شریعت نہ سننا عین عبادت اور
باعث نجات ہے جیسا کہ پولوس رومیون کو اپنے خط
مین لکھتا ہے -
رومیون ۵ باب ۱۳ شریعت سے ظاہر ہونے تک گناہ دنیا
مین تہا پر جہان شریعت نہین گناہ نہین گنا جاتا - اختصارا
ایک ہی آیت درج کی ہے ورنہ یہ تمام خط اسی مضمون
پر مبنی ہے -
کیون حضرات ناظرین انصاف فرمائے کہ انکا پولوس
کیسا منکر شریعت ہے اور کس دلیری سے خدا کی شریعت
پر حاشیہ چڑہاتا ہے - اب پادری صاحب ہمارے طرف
متوجہ ہون کہ کیا یہ پولوس وہی شخص نہین ہے
جسکا قصہ رسولون کی اعمال مین صراحتا درج ہے -
اور خود ہی اقراری ہے کہ مین نے اپنی سعی تمام تر
قتل و ایذا دہی پیروان مسیح علیہ السلام پر صرف کی
اسکی بعد یہ حضرت عیسائیون سے پیشوا بن بیٹہے اور
اپنی جہت اسپر مصروف کی کہ شریعت خدا کو متروک
کردین چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عیسائیون کو بھی جہت

آسانی ہوگئی کہ قید شریعت کی نہ رہی لیکن جبکہ غیر متمدن
شریعت نے یہ سنا تو یہودیون مین مطعون ہونے سے
ڈرے اور پولوس کو سمجھایا کہ مصلحتاً دو اک رونہ
سے لئے مطابق شریعت سے عمل درامد کرے کہ یہ
قصہ رسولون کے اعمال سے ۲۱ باب کی ۲۰ آیت
سے ۲۶ آیت تک مفصلاً درج ہے پس تم کو گناہ و
ملامت کی تفریق سے کیا حاصل ہے اور اگر براہ مغالطہ
عوام ہے تو خیر ہے کہ اہل اسلام کی عوام تک جانتی
ہین کہ گناہ مستلزم عذاب اور طاعت مورث ثواب ہے
قولہ دوسری یہ کہ آدمی کو خدا سے کیا علاقہ ہے آیا
وہ اوسکا مخلوق ہے اور اوسکو اپنی سب باتون
کا حساب دینا ہے یا نہین - اور اگر وہ مخلوق ہے اور
اوسے حساب دینا ہے اور وہ گنہ گار ہی ہے تو آیا اوسے
بخشے جانیکی امید ہے یا نہین اگر امید ہے تو کس طور پر

اقول ہم دیکھتے ہین اور [illegible] اناجیل و خطوط مین
پڑھتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام بعوض تمام گنہ گارون
کے مصلوب ہوکر کفارہ ہوے اور بہ مجرد ان کو خدا
کا بیٹا قبول کرنے اور بپتسمہ پانے سے گنہ گار کی نجات
ہوتی ہے اور صرف توبہ کرنے اور حضرت یسوع کا نام
لینے سے ساری گناہ معاف ہوجاتی ہین اور کچھ خیال
سزا یابی گناہان ماضی و استقبال کا نہین ہوتا اور
ساتھ ہی اس اعتقاد کے تمام عیسائیون خصوص مصنف
دین حق کی تحقیق کا یہ اعتقاد ہے کہ گناہ کی سزا فرد
ملیگی توبہ کرنے اور ایمان لانے سے معافی گناہ
نہین ہوتی تو پھر یہ جو ہندوستانی اپنی کایا پلٹ
کرتے ہین کس امید پر کرتے ہین اور کس امید پر رسول
بشیر و نذیر ہے جنکی تصدیق توریت و انجیل مین ہے
روگردانی کرکے اپنی عاقبت خراب و خراب کرتے
ہین پس ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ان کرسٹانون کو
صرف روٹی کا خیال ہے نجات کا نہین کیونکہ نجات
اس فرقہ سے ہزار در ہزار کوس پڑی ہے -
متعلق اسباب کے جو کچھ مصنف رسالہ مذکور نے
بیان کیا ہے ذیل مین لکھتے ہین صفحہ ۵۸ - اوس
عادل کی بارگاہ مین جو گنہ گار کو بے سزا دی
نہین چھوڑ سکتا کس طرح دخل پاویگا کیا خدا کو واحد
کہنے یا کلمہ پڑھنے سے آدمی کا دل پاک ہوگا - کیا
خدا اپنی قدوسیت و عدل و صداقت کو رد کریگا
کہ وہ زناکار کو محمد صاحب صلعم کی سبب بخشے یا زناکار
کو اپنی فعل سے باز آنا پڑیگا یا ایک سورہ پڑھنے
یا فلانی بات کہنے سے نجات حاصل ہوسکتی ہے کیا
خدا اپنی صداقت و عدالت کو چھوڑیگا کہ گناہ ہون
کی باز پرس نکرے -
اور توبہ کے نسبت کہتا ہے ص ۶۳ اگر خدا اپنی عدالت
و قدوسیت کو رد کرکے گنہ گار کو بے سزا دی چھوڑ دے
تو کیا اوسکی اور صفات مین خلل نہ آویگا - کیا آدمی توبہ
سے خدا کی عدل کو راضی کرسکتا ہے - توبہ کیونکر
گناہون کی معافی کا وسیلہ ہوسکتی ہے فقط -
ہم نے اختصاراً چند کلمات فرحسرفات مصنف
اس رسالہ کی درج کئے ہین -

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام عسکر بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا -